ہے۔ بلکہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ دین برباد ہو جاتا ہے اور مراد حاصل نہیں ہو پاتی۔

ایسے حالات میں اگر الجھن کہتی ہے کہ راہ فرار اختیار کرو (اور کمانا چھوڑو) تو شریعت کہتی ہے: "وہ شخص بڑا گناہگار ہے جو اپنے اہل وعیال کو ضائع کردے۔"

اور اگر عزم کہتا ہے کہ تنہائی اختیار کر لو، تو شریعت پوچھتی ہے کہ پھر اُن کا کیا ہوگا جو تمہاری پرورش میں ہیں؟! آخر کار میں نے تقلیل کا راستہ اختیار کیا۔ حالانکہ میں نے لباس بدلا اور خشک کھانے شروع کیے۔ اس لیے کہ آمدنی زیادہ فراخی کی اجازت نہیں دیتی تھی، تو عادت نہ ہونے کی وجہ سے طبیعت میں انکار پیدا ہوا اور مرض لاحق ہو گیا، جس نے مجھے بہت سے واجبات سے محروم اور بہت سے آفات میں مبتلا کر دیا؛ کیونکہ ایسے شخص کو جو عیش کے ساتھ حاصل ہونے والے لطیف کھانوں کا عادی ہو چکا ہو، خشک اور موٹی غذا استعمال کرنا اپنی جان ضائع کرنے کی کوشش کرنا ہے۔

اب میں سوچتا ہوں کہ کیا کروں؟ اور کونسا راستہ اپناؤں؟ خلوتوں میں اس کو سوچ کر اپنے احوال کے نقص پر خوب روتا ہوں اور اپنے جی میں کہتا ہوں: "میں علماء کرام کے احوال بیان کرتا ہوں اور خود میرا جسم علوم کے تکرار و مطالعہ سے عاجز ہو گیا ہے۔ زاہدوں کی حکایتیں نقل کرتا ہوں اور خود میرا بدن زُہد کی طاقت نہیں رکھتا۔ اہل عشق ومحبت کی روداد سناتا ہوں اور مخلوق سے ملنے جلنے سے خود میری فکر منتشر ہونے لگی ہے، اور میرے اندر نفسیاتی خواہشات کی صورتیں منقش ہونے لگتی ہیں، جس سے میرا آئینہ قلب زنگ آلود ہونے لگتا ہے۔ حالانکہ شجر محبت اس کا محتاج ہوتا ہے کہ اس کی پرورش پاکیزہ مٹی میں ہو، خلوت کا پانی اِس میں ڈالا جائے، اور اگر کمانا چاہتا ہوں تو اس کی طاقت نہیں رکھتا اور اگر ابنائے زمانہ سے کچھ تعلق پیدا کرنا چاہتا ہوں (تاکہ دنیا حاصل کرلوں) جبکہ میری طبیعت ذلت سے نفرت ہے، اور میرا تدیّن مجھے اس سے روکے گا۔ تو ان موانع کے ہوتے ہوئے اِس تعلق کا کوئی نتیجہ نہ ہوگا۔

اب میں سچی توبہ پر بھی قادر نہیں ہوں۔ اور مجھے علم وعمل یا محبت میں سے کسی بھی مرتبہ کے حاصل کرنے کی قدرت نہیں رہی۔ میں اپنی حالت کو سوچ سوچ کر حیرت میں پڑا ہوں۔ اور اپنی زندگی پر روتا ہوں۔ اور تنہائیوں میں بعض عوام سے سنے ہوئے یہ اشعار پڑھتا ہوں۔

عربی نظم کا ترجمہ: "ہائے میری حسرتیں! تمہاری وجہ سے کسی قدر میں اپنی لغزشوں کی خاطر داری کروں۔ اس قیدی کی طرح جو بلا بندھن کے قید ہو، میرے لیے اپنی خواہشات کو پانے کی اب کوئی صورت نہیں رہی۔ ساری تدبیریں ضائع ہو گئیں۔ اور جب بھی میں نے اپنے پروں کو سمیٹنے کی کوشش کی تو تم نے مجھے چین نہیں لینے دیا۔" [شکریہ از ماہنامہ تدریس القرآن 2014ء]

میں صف بندی کے احکام

افادات: مولانا شاہ احمد رضا خاںؒ ترتیب: ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری

شاہ احمد رضا خان صاحب نماز میں صف بندی کے متعلق احکام شریعت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ''صفوف کے بارے میں شرعاً تین باتوں کا حکم سخت تاکید کے ساتھ ہے، اور تینوں آج کل معاذ اللہ جیسے چھوٹ رہی ہیں، یہی باعث ہے کہ مسلمانوں میں نااتفاقی پھیلی ہوئی ہے۔''

اول: صف برابر ہو خم نہ ہو، کج نہ ہو، مقتدی آگے پیچھے نہ ہوں، سب کی گردنیں، شانے، ٹخنے آپس میں محاذی ایک خط مستقیم پر واقع ہوں، جو اس خط پر کہ ہمارے سینوں سے نکل کر قبلہ معظمہ پر گزارے عمود ہو۔

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: '' اللہ کے بندو! ضرور یا تو تم اپنی صفیں سیدھی کرو گے یا اللہ تمہارے آپس میں اختلاف ڈال دے گا۔'' رسولِ اقدس ﷺ نے صف میں ایک شخص کا سینہ اوروں سے آگے نکلا ہوا ملاحظہ کیا، اس پر یہ ارشاد فرمایا۔ [مسلم شریف]

دوسری حدیث صحیح میں ہے، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: ''اپنی صفیں خوب گھنی اور باہیں پاس کرو اور گردنیں ایک سیدھ میں رکھو کہ قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے شیاطین کو دیکھتا ہوں کہ رخنہ صف سے داخل ہوتے ہیں جیسے بھیڑ کے بچے۔'' [نسائی شریف]

تیسری حدیث صحیح میں ہے، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: ''صفیں سیدھی کرو کہ تمہیں تو ملائکہ کی سی صف بندی چاہیے اور شانے ایک دوسرے کے مقابل رکھو۔'' [احمد، ابو داؤد، طبرانی کبیر]

دوم: اتمام: جب تک ایک صف پوری نہ ہو دوسری نہ کریں۔ اس کا شرع مطہر کو وہ اہتمام ہے کہ اگر کوئی صف ناقص چھوڑے، مثلاً ایک آدمی کی جگہ اس میں کہیں باقی تھی، اسے بغیر پورا کیے پیچھے اور صفیں کو چیرتا ہوا جا کر وہاں کھڑا ہوا، اور اس نقصان کو پورا کرے کہ انہوں نے مخالفت حکم شرع کر کے خود اپنی حرمت ساقط کی۔ جو اس طرح صف پوری کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے لیے مغفرت فرمائے گا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایسی صف کیوں نہیں باندھتے جیسی ملائکہ اپنے رب کے حضور باندھتے ہیں!؟''

صحابہ ؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ (ﷺ)! ملائکہ کیسی صف باندھتے ہیں؟ فرمایا: ''اگلی صف پوری کرتے اور صف میں